www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

بھی تھی اور سیفِ براں کی سی کاٹ بھی، جادو بیانی بھی تھی اور دلائل وبراہین کی فراوانی بھی، پیچ و تابِ رازی بھی تھا اور سوز وسازِ رومی بھی، سمندروں کا ساجوش وخروش بھی تھا اور دریا کی سی سبک خرامی بھی، اِخلاص ودردمندی کی مہک بھی تھی اور رزم وبزم کی لٹک کھٹک بھی، عرب کا سوزِ دروں بھی تھا اور عجم کا شکوہ بھی۔

جن لوگوں کو مرحوم کی خطابات سننے کا موقع نہیں ملا، وہ شاید راقم کے مذکورہ تبصرے کو مبالغہ آرائی پر محمول کریں، لیکن جن لوگوں نے مرحوم کے خطابتی معرکے دیکھے ہیں اور ان کی خوش نوائی سے محظوظ ہوئے ہیں، وہ یقیناً محسوس کریں گے کہ مرحوم کی خطابت کے جوہر اور خوبیوں کے بیان کا حق ادا نہیں ہوا۔ بلاشبہ وہ ایک عظیم اور بے مثال خطیب تھے، آج بھی ان کی یاد، ان کے سننے والوں کو تڑپاتی اور رلاتی ہے۔ افسوس چمنستانِ رسالت کا یہ بلبل خوش نوا، شیر بیشہ خطابت اور توحید وسنت کا عظیم مبلغ وداعی جوانی میں ہی اللہ کو پیارا ہوگیا۔ کولہے کی ہڈی میں کینسر کا آغاز ہوا تو بعض ڈاکٹروں نے انہیں ٹانگ کٹوانے کا مشورہ دیا، لیکن جیتے جی کون ایسے مشوروں کو اہمیت دیتا ہے، نتیجۃً زہر نے پھیل کر پورے جسم کو متاثر کردیا اور علاج ع مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی کا مصداق بن گیا۔ بالآخر ۴/ جنوری ۱۹۶۲ء کو خطابت اور علم وعمل کا یہ آفتاب غروب ہوگیا۔ رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً

ان کی نرینہ اولاد صرف ایک بیٹا حافظ ایوب اسمٰعیل ہیں جو اپنے ماموں حافظ عبدالوحید وغیرہ (حفاظ گروپ) سے منسلک ہیں اور والد کی طرح ممتاز اہل خیر میں سے ہیں۔

حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہ اللہ تعالیٰ

جن کا انتقال ۱۹۹۹ء کے آخر (۶/ دسمبر) میں ہوا۔ حافظ محمد اسمٰعیل روپڑی مرحوم کے برادرِ اصغر تھے۔ یہ بھی خطابت کے خداداد ملکہ سے بہرہ وَر تھے۔ حافظ اسمٰعیل روپڑی مرحوم جب تک زندہ اور صحت مند رہے، حافظ عبدالقادر روپڑی ان کے ساتھ تبلیغ ودعوت کے میدان میں بھی سرگرم رہے اور فرقِ باطلہ کے ساتھ مناظروں میں بھی پیش پیش۔ اپنے برادرِ اکبر کی وفات کے بعد تو وہ بالکل یکہ وتنہا بلکہ خاندان کی آخری شمع بن کر رہ گئے تھے، کیونکہ مذکورہ تینوں بزرگ تو فوت ہوگئے تھے اور حافظ عبدالرحمن مدنی، اس وقت طلبِ علم میں مصروف تھے۔ اس وقت کچھ نہیں کہا جاسکتا تھا کہ وہ خاندان کی اس علمی وراثت کے کس حد تک اہل ہوں گے!

بہرحال یہ امر اطمینان ومسرت کا باعث ہے کہ حصولِ علم کے بعد انہوں نے علم وتحقیق کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا، دارالعلوم کا قیام عمل میں لائے اور ایک معیاری علمی مجلے "محدث" کا اجرا کیا اور یوں

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

نہ صرف اپنے خاندان کی علمی روایات کے حامل اور امین ثابت ہوئے، بلکہ اپنے صاحبزادگان کو بھی اس وراثت کا اہل بنایا، چنانچہ اب ان کا ایک صاحبزادہ حافظ حسن مدنی تو پوری طرح علمی ذوق سے بہرہ ور اور والدِ گرامی کا دستِ راست ہے۔ ان کا دوسرا صاحبزادہ حافظ حمزہ مدنی تجوید و قراءت کے فن میں ممتاز، بہترین قاری اور عالم ہے۔ تیسرا صاحبزادہ حافظ انس نضر جامعہ اسلامیہ (مدینہ منورہ) میں زیر تعلیم ہے۔ اسی طرح تمام بیٹیاں بھی دینی علوم سے بہرہ ور، اپنی والدہ کے ساتھ علم و دین کی خدمت میں مصروف ہیں۔ البتہ بڑا بیٹا حافظ حسین ازہر شریعت اور تجارت دونوں کی گریجویشن کے بعد خاندانی تجارت میں والد کی نمائندگی کر رہا ہے۔

اگرچہ حضرت محدث روپڑی، حافظ محمد اسمٰعیل روپڑی اور حافظ عبدالقادر روپڑی، ان تینوں بزرگوں نے اپنے اپنے دائرے اور میدانوں میں نہایت نمایاں خدمات انجام دیں اور اس اعتبار سے تینوں کو جماعت اور ملک کے دینی حلقوں میں ایک اونچا مقام اور وقار بھی حاصل رہا، لیکن ان کی اولاد میں سے کوئی ایسا قابل ذکر کردار ادا نہ کر سکا کہ وہ ان علمی مسندوں کو پر کر سکے جیسا کہ ان کے بزرگوں نے رونق بخشی تھی۔ یہ توفیق اور سعادت صرف حافظ محمد حسین روپڑیؒ کی اولاد کو حاصل ہوئی کہ وہ خاندان کی علمی وراثت کو سنبھالے اور اس کو آگے بڑھائے۔ اور اسی طرح محدث روپڑی کے ایک دوسرے بھائی میاں عبدالواحد (بھوئے آصل) کے دو پوتوں (حافظ عبدالغفار اور حافظ عبدالوہاب روپڑی فاضل جامعہ اُمّ القریٰ، مکہ مکرمہ) نے دینی علوم حاصل کئے، اور اب ان دونوں بھائیوں کی سعی و محنت اور حافظ عبدالقادر روپڑی کے ایک صاحبزادے عارف سلمان روپڑی کی معاونت سے مسجد قدس میں قائم جامعہ اہلحدیث چل رہا ہے جو حضرت محدث روپڑی اور دیگر مذکورہ بزرگوں کی یادگار ہے۔ سچ ہے ؎

ایں سعادت بہ زور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

﴿ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء﴾

اہل علم کا ورثہ علم ہے نہ کہ دولت دنیا۔ جس نے اپنے کو اس وراثت کا اہل بنایا، وہی بزرگوں کے علم و فضل کا وارث قرار پائے گا۔ ایک دور افتادہ گاؤں (بھوئے آصل) کے رہنے والے ان دونوں بھائیوں نے دینی علوم حاصل کر کے حافظ عبدالقادر روپڑی کی مسند اور ان کی درس گاہ کو دوبارہ زندہ کیا تو وہی ان کے جانشین ٹھہرے اور ان کے مشن کے وارث قرار پائے۔ اور لاہور جیسے گہوارۂ علم و دانش میں رہنے والے اس جانشینی کے شرف و فضل سے محروم رہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان برحق ہے:

"من بطأ به عمله لم يسرع به نسبه" (صحیح مسلم)

"جس کو اس کا عمل پیچھے چھوڑ گیا، اس کا نسب اس کو آگے نہیں بڑھائے گا"

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

حافظ عبدالقادر روپڑی مرحوم کی امتیازی خوبیاں اور خدمات

بہر حال بات مناظر اسلام مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی کی ہو رہی تھی، وراثت کا ذکر تو ضمناً آگیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت حافظ صاحب مرحوم کو خطابت کی دل آویزیوں کے ساتھ، مناظروں کی پرخار وادی کی آبلہ پائی کا ذوق و جنون بھی عطا کیا تھا۔ چنانچہ ایک طرف انہوں نے اپنی مسحور کن خطابت کے ذریعے سے ملک کے چپے چپے میں توحید و سنت کا پیغام پہنچایا، اس راہ میں انہوں نے اپنے آرام و راحت کو دیکھا، نہ راستے کی کٹھنائیوں اور دشواریوں کو، حرص و طمع کو خاطر میں لائے، نہ دشمنوں کی سازشوں اور دسیسہ کاریوں کو۔ ہر قسم کے خوف و طمع سے بالا ہو کر اس توحید کا پرچار کیا جو تمام انبیاء کی بعثت کا مقصدِ وحید رہا، اتباعِ سنت کے اس ذوق کو عام کیا جو اسلاف صالحین (صحابہ و تابعین) کا مسلک و منہج تھا اور اس طرزِ فکر و طرزِ عمل کو فروغ دیا جو صحابہ کرامؓ کا امتیازی وصف تھا۔ دوسری طرف انہوں نے دلائل کی قوت سے مسلح ہو کر ہر باطل سے ٹکر لی۔ شرک و بدعت سے معرکہ آرائی کی، تقلید کی جکڑ بندیوں کے خلاف جہاد کیا، عقیدۂ ختم نبوت کی پاسبانی کی اور رفض و تشیع کے خلاف مورچہ زن رہے۔ جب بھی اور جہاں بھی اہل بدعت اور اہل باطل نے اہل توحید و سنت کو للکارا، حافظ صاحب وہاں پہنچتے رہے اور ان کو دنداں شکن اور منہ توڑ جواب دیتے رہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

حضرت حافظ صاحب مرحوم کے کردار کا ایک امتیازی پہلو یہ بھی تھا کہ حق کے معاملے میں ان کے اندر کوئی لچک اور مداہنت نہیں تھی، اپنے اور بیگانے سب ہی ان سے بالعموم ناخوش رہتے تھے کیونکہ وہ زہر ہلاہل کو قند کہنے کے لئے تیار نہ ہوتے تھے۔ وہ اپنی ذات میں ایک انجمن اور ایک ادارہ تھے اور شرک و بدعت کے خلاف انہوں نے اتنا کام کیا جتنا ایک ادارے کے بہت سے افراد مل کر بھی نہیں کر پاتے۔

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" کو زندہ رکھا، جو ان کے عم بزرگوار حضرت محدث روپڑی کی یادگار اور روشنی کا ایک مینار ہے، اس کے ذریعے سے سلفی فکر کا فروغ و ذیوع ہو رہا ہے۔ اسی طرح حضرت محدث روپڑی کی قائم کردہ درس گاہ "جامعہ اہلحدیث" کو انہوں نے قائم رکھا، جو ایک عظیم خدمت ہے۔

خوش قسمتی سے جامعہ کے پاس وسیع و عریض جگہ موجود ہے، خاندان کی روشن روایات اور تاریخ ہے۔ اگر اَخلاف نے اَسلاف کے علم و عمل، درس و افتاء اور زہد و ورع کی ان مثالوں کو سامنے نہ رکھا اور ان کی مسندوں کو پر کرنے کی مخلصانہ کاوش و سعی نہ کی، تو یہ ایک بہت بڑا المیہ ہوگا اور ماضی کی درخشندہ روایات مستقبل کے اندھیروں میں گم ہو جائیں گی۔ ☆☆

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ